۳۳۰
یہ دن بھر مین کئی بار آبِ زمزم سے نہاتی ہین
چڑہاکر آستین جب آستین سے باہر آتی ہین
نمازِ پنج وقتہ کے وضو مین دہوئی جاتی ہین
تو پھر آنکھون مین میری مردمک بنکر سماتی ہین
یہ دونون دلربا ہین ملحقاتِ دست مین شامل
معین زور بازو پنجۂ اقدس کی ہین حائل

## پنجۂ دستِ مبارک

۳۳۱
مرے پنجے مین انگلی کا قلم یہ نقشِ فطرت ہے
وہ محوِ نقش ہے سرتاقدم تصویرِ صورت ہے
ملا ہے خامۂ معجز رقم خالق کی قدرت ہے
ترے پنجے کا وہ بھرتا ہے دم یہ اسکی طاقت ہے
اسی تصویر کا صدقہ ہے خامہ اپنی طاقت مین
خدا کی شان ہے لوح و قلم ہین اسکی قدرت مین

۳۳۲
کفِ دستِ مبارک سے مرکب پنجۂ انور
کہا کرتے ہین اسکو پنجۂ مرجان سخن پرور
اسی پنجے نے پانچون انگلیان رکھین ہتیلی پر
چمک مین پنجۂ الماس ہے اور پنجۂ گوہر
یہ اپنے رنگ و بو مین پنجۂ گل۔ پنجۂ لالا
گلون سے پنجۂ خورشید کی تشبیہ ہے اعلیٰ

۳۳۳
اکہاڑون مین اسی پنجے کا دم استاد بھرتے ہین
اسی پنجے سے کشتی باز کے شانے اترتے ہین
اسی پنجے کی سارے پنجہ کش تعظیم کرتے ہین
یہ وہ پنجہ ہے نورانی بنوٹی جسپہ مرتے ہین

پنجۂ مرجان۔ مرجان
باشد ۱۲
پنجۂ الماس سخن یا زرد
پنجۂ زمین سرخ سنگی کہ ہرآن
استعمال کنند ۱۲
پنجۂ گوہر ... باشد ۱۲
پنجۂ گل ... باشد ۱۲
پنجۂ لالہ۔ لالہ باشد ۱۲
پنجۂ خورشید کنایہ از خطوط شعاعی ۱۲

اسی پنجے کا چرچا چار سو ہے شش و انگ عالم مین
اسی پنجے کا شہرا ہشت منظر[لہ] ہفت طارم[لے] مین

۴۴۴ اسی پنجے مین تھا خنجر اسی پنجے مین تھا بھالا
سرِ دشمن اسی خنجر سے تو نے کاٹ ہی ڈالا
اسی بھالے کی قوت سے ہوا دشمن تہ و بالا
طفیلِ پنجہ یمین ہوا کافر کا مُنھ کالا

اسی پنجے سے پنجہ پھر گیا جب دستِ ظالم کا
ہُوا دنیا سے استیصال نوعِ مظالم کا

۴۴۵ ہر اک انگلی ہے مصرع بندِ انگشت اسکے ہین ارکان
ہر اک ناخن ہے انکا قافیہ بحرِ سخن آسان
اسی پنجے سے پائے ہم نے ان اشعار کے اوزان
کفِ دستِ مبارک ہے انھین اشعار کا دیوان

وِلا پانچ انگلیون سے پنجۂ نازک مخمّس ہے
اسی پنجے پہ قربان آج یہ اپنا مسدس ہے

## کفِ دستِ مبارک

۴۴۶ کفِ دستِ مبارک کی صفت کیا ہو بیان مجھ سے
لیا چاہین اگر اہلِ سخن یا امتحان مجھ سے
مگر بیٹھا ہے جرأت پر مری صاحبقران مجھ سے
ہمین گوے وہین میدان نپٹ لین وہان مجھ سے

اسی کف کو سخنور ساحت و میدان سمجھتے ہین
اسی مٹھی کو شاعر (گیے و چوگان) سمجھتے ہین

لہ ہشت منظر کنایہ از ہشت بہشت ۱۲
لے ہفت طارم کنایہ از ہفت آسمان ۱۲

۳۳۷
یدِ بیضا اگر موسےٰ کا تھا یہ تھا کفِ بیضا — وہ ناری تھا یہ نوری وہ مجازی یہ حقیقی تھا
جلاتا تھا آگ سے وہ یہ سراپا نور تھا ایسا — کہ یہ تھا ماہِ کامل ور وہ تھا آگ کا شعلا

مسلمانون کی جنّت ہے اسی روشن ہتیلی مین
اسی کی آگ ہے دلمین طپش قلبِ یہودی مین

۳۳۸
خطوطِ ہندسی اسکے ہین نقشِ طالعِ انسان — وِلاؔ چلو کو جامِ جم کہون یا ساغرِ دوران
اسی کف کو کہا ہے نکتہ سنجون نے کفِ احسان — صدف مٹھی ہے بے شک جب ہتیلی ہو گہر افشان

کریم اس کا لقب ہے یہ لٹاتا ہے زر و گوہر
پلاتا ہے مئے وحدت یہ اپنا جام بھر بھر کر

## انگشتانِ دستِ مبارک

۳۳۹
بلاغت مین قلم تشبیہ انگشتِ شہادت کی — مقدس انگلیوں کے وصف مین جسنے حمایت کی
اسی سے لکھ رہا ہون داستان مین انکی مدحت کی — اسی کی خوش خطی تعریف ہے میری کتابت کی

قلم ہے تر زبان ڈوبا ہوا ذوقِ سیاہی مین
بن آئی اے وِلاؔ پنجے کی پانچون انگلیان گھی مین

۳۴۰
وِلاؔ ہم انگلی کے بڑے ثابت قدم نکلے — قلمدان چھوڑ کر اس فکر مین لاکھون قلم نکلے
سخن پرور نکلنے کو تو صدہا بیش و کم نکلے — مگر نکلے تو پورے امتحان مین ایک ہم نکلے

سخن سنجو نکی فکرین اپنی ہمسر ہو نہین سکتین
یہ پانچون انگلیان باہم برابر ہو نہین سکتین

۳۴۱
وَلاَ شق القمر اعجاز انگشتِ شہادت کا
خلافِ عقل ہے لیکن ہے ماخذ خرقِ عادت کا
یہ استثنا ہے روشن مقصدِ قانونِ قدرت کا
یہی ہے معجزہ مصداق اعجازِ نبوت کا

مخالف منحرف ہین انگلیان کانون مین رکھتے ہین
نبی اپنی نبوت کی سند شانون مین رکھتے ہین

۳۴۲
ہتیلی اور پانچون انگلیان پنجے مین شامل ہین
یہی ہین پنجتن جو موجدِ عقدِ انامل ہین
یہ پانچون از پنج آیت[1] ہین جو مٹھی مین داخل ہین
وَلاَ تشبیہ مین انگشتِ شمسی[2] کے مماثل ہین

ہر اک انگلی پہ ناخن ماہِ نو اپنی شباہت مین
یہ پانچون ہین بلورین مچھلیان بحرِ بلاغت مین

۳۴۳
اسی انگلی کی ہر اک پور مین دیکھا عجب نقشا
وَلاَ پورون کے چودہ جوڑ ملکر بنگئے ۱۴ کا
کبھی کہتی نظر آئی کبھی شانہ کبھی پنجا
اسی مٹھی مین ہے مخفی معمّا رازِ وحدت کا

یہی مجموعۂ قدرت ہے پنجہ جس کو کہتے ہین
انامل جس مین باہم رات دن مل جل کے رہتے ہین

## ناخنِ دستِ مبارک

[1] پانچ آیت بقول فرہنگ آصفیہ وہ پانچ سورۂ قرآن یا آیات جو اکثر فاتحہ مین پڑھی جاتی ہین ۱۲

[2] انگشتِ آفتاب سے از خطوط شعاعی و انگشتِ شمسی شد ۱۲

۳۴۴
قلم کی نوک سے ممکن تھی توصیف ناخن کی　　خطِ ناخن سے لکھتا ہون وِلا تعریف ناخن کی
کتابت مین نہ پائی جب کوئی تحریف ناخن کی　　اسے کہنے لگے اہلِ زبان تصنیف ناخن کی

وِلا فولاد کی پتّی ہے اپنا ناخنِ خامہ
اسی ناخن سے ہے جسمِ قلم پر آہنی جامہ

۳۴۵
زبانِ تیغ پر مین ناخنِ شمشیر یہہ ناخن　　ترے ابرو ہین دونون یا کمانِ تیر یہہ ناخن
ہلالِ آسمان کی ہین مگر تصویر یہہ ناخن　　مہِ نو سے یہان رکھتے ہین ناخن گیر یہہ ناخن

کہا ہے جن سخندانون نے انکو غنچۂ گلبن
سنبھل کر ہوش مین آجائین وہ لین عقل کے ناخن

۳۴۶
بشکلِ ناخنِ حور آسمان پر یہ نظر آیا　　فلک پر ناخنِ چشمِ شب اس ناخن کا ہے سایا
سمندر مین صدف نے ناخنِ حوتی کا لقب پایا　　چمن مین ناخنِ گُل کو اسی ناخن نے دکہلایا

جہان مین ہر جگہ اس ناخنِ اقدس کا شُہرا ہے
زمین و آسمان و بحر و بر مین نام اس کا ہے

۳۴۷
گرہ پڑتے ہوے دیکھی نہین ابروے ناخن پر　　وِلا عقدہ کشائی مین یہہ ناخن مہر حیدر
سرش گردم کہ دارد ناخنے انگشت او بر سر　　بدل بشکست ما را ناخنِ انگشتِ پیغمبر

گرن کو اس لئے ہم ناخنِ خورشید کہتے ہین

ناخن گل کنایہ از برگ گل ۱۲
ابروے ناخن ناخن باشد ۱۲
ناخن بدل شکستن ... گردیدن ۱۲
ناخن خورشید خطوط شعاعی ۱۲

شعاعی خط چمک مین مثل ناخن بڑھتے رہتے ہین

## پشتِ مبارک

۳۴۸
صفاتِ پشت مین ہون پشت بدیوارِ حیرت سے
فنِ تشریح نے واقف کیا انکی حقیقت سی
پسِ آئینہ پائے مہرہاے سیم کثرت سے
شمار انکا وِلا جو ہیں ہے قانونِ حکمت سی

نظر آتا تھا آئینے کی صورت سامنے سینہ
پسِ آئینہ تھی پشتِ مبارک پشتِ آئینہ

۳۴۹
عریض اسکو بتایا نکتہ سنجانِ شمائل نے
کیا مایوس ہم کو قلتِ علم و سائل نے
اُسے عالم کا پشتیبان لکھا بعضے رسائل نے
ہماری پیٹھ ٹھوکی آپکے حسنِ فضائل نے

فروتن بود و در رفتار خود پشت دوتا دارد
ز سلکِ مہرہ تسبیح وِلا از کہربا دارد

۳۵۰
بیاضِ پشتِ اقدس صفحۂ قرطاسِ نورانی
عیان اس پیٹھ کے فقرون سے دو کالم ہے طولانی
سوادِ موے تن مشکین رقم آیاتِ قرآنی
مسجّل یہ سند تھی حاملِ احکامِ ربّانی

اسی فرمان کے عنوان پر مہرِ نبوّت تھی
خطِ کوفی مین فرمانِ الٰہی کی کتابت تھی

۳۵۱
اسی کی پشت گرمی نے مٹایا سرد مہری کو
اسی کی پشت داری نے بڑھایا خلق کے جی کو

ا؎ پشت بر دیوار کنایہ از تحیر ۱۲
۲؎ مہرہاے سیم کنایہ از ستارگان ۱۲
۳؎ فروتن یعنی متواضع
۴؎ پشت دوتا یعنی پشت خمیدہ ۱۲
۵؎ پشت گرمی یعنی تقویت و مددگاری ۱۲
۶؎ پشت داری یعنی حمایت ۱۲

اِسی پشتِ مبارک سے ملا اعزاز پشتی کو　　اِسی کی پشت نے قوّت عطا کی پشتِ ماہی[1] کو

با این توقیر پشتِ ہمتش[2] بر خویشتن باشد
بشاباشِ دلم دستِ کرم[3] بر پشتِ من باشد

## سینۂ مبارک

کشیدم[4] سینہ بر مضمونِ حُسنِ سینۂ روشن　　کشادم[5] سینہ آوردم بدست آئینۂ روشن
۳۵۲
ببین سینہ کاوی[6] یافتم گنجینۂ روشن　　دل و جانم فداے سینۂ بے کینۂ روشن

زموے عنبرین از سینہ اش تا ناف تحریرے
کہ سلکِ نقرہ ہاے پشتِ او از سبحہ تصویرے

نگہ گردن سے جب اُتری تو آگے آگیا سینہ　　اسی پہ بیان صدرِ حریمِ قلب کا زینہ
۳۵۳
مصفا ظاہری تشبیہ مین ہے مثلِ آئینہ　　بلاغت نے اسے اسرار کا مانا ہے گنجینہ

اسی مین دل ہے دل مین اپنے خالق کی محبت ہی
اسی مین راز ہے یہ راز دانون کی حقیقت ہی

ولا بے داغ ہے یا اور ہمین داغ رہتے ہین　　سخن پرور اسیکو سینۂ بے کینہ کہتے ہین
۳۵۴
یہ غم پرور[7] ہے جس سے وہ غمِ اُمّت کو سہتے ہین　　اسی چشمے سے آبِ دل بلند و راشک بہتے ہین

اسی سینے سے وہ سینہ سپر[8] ہے اپنی اُمّت کا

---

۱ پشتِ ماہی یعنی ماہیِ زیرِ زمین ۱۲
۲ پشتِ ہمت بر خویشتن بستن یعنی خود را در نظر خوار داشتن ۱۲
۳ دست بر پشت زدن یعنی شاباش دادن ۱۲
۴ سینہ کشیدن یعنی ۱۲
۵ سینہ کشادن یعنی خوشحال شدن ۱۲
۶ سینہ کاوی یعنی کوشش بر طلب (از آصفیہ) ۱۲
۷ غم پرور یعنی غمگسار ۱۲
۸ سینہ سپر یعنی ثابت قدم و مددگار ۱۲

اسی سینے سے اُمت کو بھروسہ ہے شفاعت کا

لطیف و صاف و روشن صبح پرور ہین صفات اسکے
کریم النفس و اخلاق و نیکی ملحقات اسکے
۳۵۵
بلور و صفحہ و آئینہ تشبیہات ذات اسکے
سخن دانانِ عالم جانتے ہین سب نکات اسکے

فرشتے آسمان پر لوحِ محفوظ اسکو کہتے ہین
اسی سینے مین آیاتِ مُبین محفوظ رہتے ہین

## قلبِ مبارک

وِلا تصویرِ دل مین آلہ برقی کی صنعت ہی
نقوشِ عضوِ مخفی مین یہ استادوں کی جدت ہی
۳۵۶
ذریعہ عکس کا دل کی کشش اور جذبِ اُلفت ہے
نگارہ سادہ لوحانِ جہان مین یہ کرامت ہے

توجہ سے جمایا اپنی لوحِ دل پہ حبیبِ خدا کا
لیا کاغذ پہ ہم نے عکس پھر قلبِ معلّیٰ کا

صفاتِ دل مین ہم دل دیکھکے اے دلربا تجکو
خبر ہے اس دلِ عاشق کی محبوبِ خدا تجکو
۳۵۷
سخن مین جب بنے بیدلؔ تو پھر دلبر کہا تجکو
خداوندِ تعالی نے خود اپنا دل دیا تجکو

تجھے دلدار کہتے ہین ترا دل تیرے پہلو مین
نہین اے دلستان۔ ہے ہے مرا دل اپنے قابو مین

وہان تصویرِ دل لینے گئے تھے دیکے دل آئے
۳۵۸
یہان لینے کے دینے پڑگئے ہم دلمین گھبرائے

لہ بیدل یعنی عاشق و شاعر معروف ۱۲

بنے یہ دل تو کھو کر اپنا دل ہرگز نہ پچتائے ولا پھر کیون نہ اسکے ہو رہین ہم جسپہ دل آئے

غنیمت ہے بنی تصویرِ دل تصویرِ دل اپنی
دلِ شیدا پریشان ہے طبیعت منتقل اپنی

۲۵۹ مرا دل بڑھ گیا تو نے بڑھایا جب مرے دلکو کیا پھر منتخب تصویر مین اندازِ مشکل کو
ملا یا حسنِ صورت سے ترے حسنِ خصائل کو کیا تصویرِ دل سے منطبق تیرے شمائل کو

مرے دل پر تری تصویرِ دل ایسی اُتر آئی
کہ آنکھون مین دلِ آگاہ کی صورت نظر آئی

۲۶۰ صفاتِ دل مین اُلفت خیز و صاف و نازک و روشن شباہت مین ہی طفل و لوح و شیشہ غنچۂ گلشن
اسی دل کے لئے ہے پردۂ دل اسکا پیراہن اسی کی برگِ گُل اور دامنِ گُل ہنگیا دامن

وہ دلجو ہے تو دلدادہ ہون مین اسکی عنایت کا
وہ دلکش ہے مین جان و دل سے ہون بندہ محبت کا

۲۶۱ ولا دلبستگی ہے مجکو وصفِ دل سے سرتاسر وہ میری دلدہی کرتا ہے مین قربان جان اُسپر
دلیری اور دل افروزی کے ہین اس قلب مین جوہر یہ دلسوزی مین ہی مشہور دلداری مین نام آور

دماغ و دل بہم شاہ و وزیرِ کشورِ تن ہین
انھین کے کارنامے مثلِ مہر و ماہ روشن ہین

له تصویرِ دل یعنی نقشِ دل ۱۲
ثه دل از [illegible] [illegible] ۱۲

۳۶۲
ترا دل ہو ہو واقف ہو میرے دکھ بھرے دل سے
رہے دل جسکے پہلو مین تری عزت کرے دل سے
توجہ سے کیا کرتا ہے وہ باتین مرے دل سے
جو صوفی ہو وہ حق آگاہ واقف ہو ترے دل سے
مین سالک ہون طریقت مین مرا رہبر ہے دل تیرا
شریعت مین وہ میرا رہنما پیرو ہے دل میرا

## شکم مبارک

۳۶۳
نکالا حوصلہ وصفِ شکم ہو اس سے کیا بہتر
نہ تھے سرور ہمارے کہانے پینے مین شکم پرور
سواء البطن ہے اہلِ شمائل کی زباں تو پہر
غذا رہتی تھی کم صائم رہا کرتے تھے آپ اکثر
بیان کیا اس سے بڑھکر ہو نہ منھ مین دانت ہی کوئی
ضعیفی سے نہ اپنے پیٹ مین ہان آنت ہے کوئی

۳۶۴
اذوقے مین وہان کچھ ایسی قلت پائی جاتی تہی
ادہر دائم غذا بھی بھوک سی کم کھائی جاتی تہی
طبیعت دیکھکر اسکو ولا گھبرائی جاتی تھی
ادہر فاقون سے دعوت صبر کی فرمائی جاتی تہی
شکم بندہ نہ تھے روٹی نہین پاتے تھے وہ اکثر
مگر شام و سحر اُمت کا غم کہاتے تھے وہ اکثر

۳۶۵
نہ تھا یہ حالِ سرور تنگیِ وجہِ معیشت سے
سمجھ سکتے ہین ہم انکا خشم انکی حکومت سے
رہا کرتے تھے وہ مجبور ایثارِ طبیعت سے
مگر کرتے تھے نفرت مالِ دنیا کی فراغت سے

وِلاؔ اسیری مین وہ شکرانۂ نعمت بجالاتے
تضرّع۔ ذکرِ حق تکلیف کی حالت مین فرماتے

۳۶۶
تنورِ بطن مین رہتی تھی آتش بھوک کی لیکن
نرہتے تھے وہ تکلیف و صعوبت سی کبھی ایمن
سہاکرتے تھے اِسکو جسقدر انسان سی ممکن
ریاضت مین بسر کرتے تھے اپنی زندگی کے دن

کبھی معدے پہ پتھر باندہ کر تسکین پاتے تھے
کبھی تکلیف بڑہ جاتی تو بیٹھے مُسکراتے تھے

## کمرِ مبارک

۳۶۷
کمربستہ ہین ہم وصفِ کمر کی موشگافی مین
سکوتِ جملہ اربابِ شمائل کی منافی مین
کمرموے کمر ہے حُسنِ ترکیبِ اضافی مین
لکھین گے ہم مگر باقات کی حُسن تلافی مین

حقیقت آپکی نازک کمر کی آپ ہی جانین
نزاکت کیون نہ ہم موے میان کی اے وِلاؔ مانین

۳۶۸
کمر باندہے ہوے رہتے تھے آپ امدادِ مّت پر
کسا کرتے تھے جب اپنی کمر فوجی حمایت پر
بھروسا آپ کو رہتا تھا خالق کی اعانت پر
کمر دیوال مین ہتیار رہتے تھے ضرورت پر

کمر دشمن کی انکے دبدبے سے ٹوٹ جاتی تھی
عدو کے ہاتھ سے تلوار اسکی چھوٹ جاتی تھی

۲۶۹
کمر کا کھولنا ممنوع تھا انکی لڑائی مین
کمر وہ ٹھوکتے تھے فوج کی جنگ آزمائی مین
کمر وہ باندہتے تھے چست لشکر کی چڑھائی مین
فتوحاتِ عرب کی دہوم تھی ساری خدائی مین

برزمش آبِ شمشیرے کہ او را تا کمر دیدم
مقابل را ہمان آبِ کمر بالاے سر دیدم

۲۷۰
کمر جب ٹوٹ جاتی تھی ہر اِک مشرک ستمگر کی
کمر جب بیٹھ جاتی تھی عدوے فتنہ پرور کی
کمر سیدہی ہوا کرتی تھی پیغمبر کے لشکر کی
کمر کھلتی تھی اپنے سرورِ ذیشان پیمبر کی

اسی موے کمر کے وصف مین ہم ہین کمر بستہ
یہان موے میان سے ہے کمر کا راز سربستہ

۲۷۱
وِلا موے میان خوبانِ عالم کی نزاکت ہی
کمر مین آپکی معیار یہ عینِ حقیقت ہے
اسی سے انکی تعریفِ کمر حُسنِ بلاغت ہے
اسی موے میان کی شاخِ تشبیہی رعایت ہے

سخنور متفق ہین آپ کے حُسنِ سراپا مین
کمر معدوم ہے مثلِ دہن تحقیقِ اعضا مین

## پاے مبارک

۲۷۲
قدم کے وصف مین میرا قلم کاغذ پہ چلتا ہی
بلاغت نے کہا تشبیہ مین یہ ہمسرِ پا ہے
یہ مثلِ پاے نازک ہے روان اور قد مین سیدہا ہے
سخندانون نے ایسا رہنما قسمت سے پایا ہے

لقب ہے (خامۂ پا) استخوانِ کعب انسان کا
اسی کی ہمرہی سے کام چلتا ہے سخندان کا

۳۷۳
قدم پائے تو اُنپر رکھدیا سر اے وِلا ہم نے
انھین قدمونکو آنکھونسے لگایا ساری عالم نے
ہمارے سر پہ رکھا ہاتھ اس خُلقِ مُجسّم نے
وِلا آنکھون کو بخشا نور اس پاے مکرّم نے

قدم ہم نے لئے آہی گئی جب پاؤن کی باری
چلو ہونے لگی پھر خلد کو چلنے کی تیّاری

۳۷۴
انھین قدمون پہ سر رکھتے ہین سردارانِ ذی شوکت
ہو دا نقشِ قدم پر رہروانِ وادیِ غربت
قدمبوسی انھین قدمونکی ہے سرمایۂ عزت
انھین قدمون کے پیرو سالکانِ ہر ملّت

علوِ عرش و کرسی پاے اقدس ہی کا پایا ہے
جھان مین وصفِ پا مردی انھین قدمونکا سایا ہے

۳۷۵
تفنگِ پاے اقدس حربۂ دستِ بلاغت ہے
اسی کے زانو پر روشن ہین مخزن کی شباہت ہے
مثلث دستۂ بندوقِ ران انکی ہیات ہے
اسی مین ساق کی ہے نال یہ خالق کی صنعت ہے

سنا یہ خود بخود چلتی ہے گو ٹوٹون سے خالی ہے
یہ چواے کافر و کفّار پر یہ چلنے والی ہے

۳۷۶
یہان ہم پاؤن اپنے قبر مین لٹکاے بیٹھے ہین
گناہون سے سراسر پا بگِل شرمائے بیٹھے ہین

انھین قدمون کے آگے ہاتھ ہم پہ سپا سے بیٹھے ہین ۔ وِلاؔ اقدام کی مدحت کا جسکا پاے بیٹھے ہین

بنی ہے اپنی ہیأت خاکساری ہین یہان جیسی
نہ ہوگی پاؤن کے نیچے کی مٹی بھی کبھی ایسی

## رانِ مبارک

۳۷۷
کشادم[1] ران براسپِ خامہ بہرِ مدحت رانے ۔ فشردم[2] ران فدا گشتم بران (و) روست چوگانے
سرِ من گوے این چوگان خیالم ہیچمیدانے ۔ برنگِ حکمران[3] آمد درین میدان سخن دانے

سخن دانان لقب کردند در عالم سخن دانم
بحمد اللہ کنون در مدحتِ رانش سخن رانم[4]

۳۷۸
بلاغت نے کہا بحرِ کرم سے بھر چلتی ہے ۔ بکھرکتی ہین اسی مین مچھلیان تشبیہ اچھی ہے
حقیقت مین وِلاؔ یہ منزلِ کعبہ کی کرسی ہے ۔ اسی کرسی پہ قائم آسمانِ عرش و کرسی ہے

یہ وہ ارکانِ عالی ہین جو سقفِ تن کے ہین حامل
ہم ان دونون کو کہتے ہین رواقِ حاملِ منزل

## زانوے مبارک

۳۷۹
شکستم[5] زانوِ خود را بہنگامِ سخن گفتن ۔ کہ آئینِ ادب باشد ہمین در بحرِ جان سفتن
بپاے او کہ زانو نیست چون آئینہ روشن ۔ وِلاؔ در پردہ با زانو نیست گوئی در حریمِ تن

[1] ران کشادن یعنی سوار اسپ شدن ۱۲
[2] ران افشردن یعنی تیز کردن اسپ ۱۲
[3] حکمران یعنی بادشاہ ۱۲
[4] سخن راندن یعنی سخن گفتن ۱۲
[5] زانو شکستن یعنی باادب نشستن ۱۲

عمایہ مشکل ہے ۱۲۰

ازین آئینہ روشن چو روشن شد مکانِ او
بچشم آمد مرا تصویرِ وصلِ ساق و رانِ او

## ساقِ مبارک

یہان شاقِ قلم مدّاح ہے اس ساقِ سیمین کی
چمن مین ساقِ گل شاکی بنی اندازِ گلچین کی
۳۸۰
نزاکت ساقِ نازک ہے میری تصویرِ مضامین کی
یہان ساقِ قلم ممنون سخندانونکی تحسین کی

انھین ساقون کی دو نلیونمین ہم نے نالیان پائین
ولا ان نالیون پر ہمنے جیتی مچھلیان پائین

## کعبِ مبارک

ولا ساقِ مبارک سے ہی آگے کعب نورانی
گلابی رنگ پر یہ استخوان لعلِ بدخشانی
۳۸۱
اسی کو قاب کہتے ہین سخندانانِ ایرانی
یہی کرتا ہے بندِ پائے اقدس کی نگہبانی

بلندی مین نظر آنے لگا جب دور سے کعبہ
قدم بوسی مین ہم کرنے لگے اس کعب کو سجدہ

ولا یہ کعب محبوبِ خدا سے بندہ پرور ہے
اگر وہ مسجدِ خالق ہے یہ مسجد کا منبر ہے
۳۸۲
وہ کعبہ سجدہ گاہِ خلق ہے اللہ کا گھر ہے
قدم سے منبرِ کعبہ پہ یہ کعب پیمبر ہے

فضیلت اس کی ثابت ہوگئی کعبے کے منبر پر

یہ محبوبِ خدا ہے اور وہ عاشق پیمبر پر

## قدمِ مبارک

۳۸۳
قدم بوسی کے صدقے ہین وِلاؔ رازِ قدم پایا — اسی بوسے سے تصویرِ قدم کا پڑ گیا پایا
ہوا جب خاکِ پا۔ نقشِ قدم کا لطف ہاتھ آیا — رہے زیرِ قدم قوسِ قدم کا ہمیشہ تھا سایا

وضو کرنے لگے جب آپ ہم تھے سامنے حاضر
جمی تھین اپنی آنکھین ہم سراپا حاضر و ناظر

## پنجہ پائے مبارک و پاشنہ مبارک

۳۸۴
وِلاؔ رازِ اقامت ہے یہی ایڑی یہی پنجہ — مقامِ حُسنِ قامت ہے یہی ایڑی یہی پنجہ
دلیلِ استقامت ہے یہی ایڑی یہی پنجہ — حسینوںکی قیامت ہے یہی ایڑی یہی پنجہ

قیامت کیوں نہو قائم اسی پنجے کی ٹھوکر سے
قیامت ہے ہر اک انگلی کفِ میدانِ محشر سے

## کفِ پائے مبارک

۳۸۵
کفِ پا کا۔ خمِ نازک نظر آتا تھا پنجے سے — گزر جاتی تھین چھیلین اس پُلِ نازک کے نیچے سے
نظر آتا تھا وہ دریائے رحمت کے کنارے سے — عیان تھی پائداری لے وِلاؔ اس پل کے پائے سے

نعین قدموں کا صدقہ ہے کہ وہ سردار ہے اپنا

اِسی پل کی بدولت آج بیڑا پار ہے اپنا

## ناخنِ پاے مبارک

| | | |
|---|---|---|
| فدا ابرو ہے خوبان خم پہ تیرے ناخنِ پاکے<br>تصدق تیغِ بُرّان خم پہ تیرے ناخنِ پاکے | ۳۸۶ | ہلالِ چرخ قربان خم پہ تیرے ناخنِ پاکے<br>ہے ناخن گیر حیران خم پہ تیرے ناخنِ پاکے |

تعجب سے ہوے ناخن بدندان چارون بیچارے
پڑے ہین ناخنون مین میل ہین ناخن کے یہ سارے

## نعلینِ مبارک

| | | |
|---|---|---|
| تِولا نعلینِ اقدس آپکے قدمون پہ قربان ہین<br>چرن بردار ہین ہم اپنی اس خدمت پہ نازان ہین | ۳۸۷ | فدا نعلینِ اطہر پر یہان اپنے دل و جان ہین<br>تصدق لے تِولا اس بند پر ساری ہنرمندان ہین |

گذارم دیدہ پیشِ او چو بر نعلین بکشاید
کشم از چشمِ خود نعلین را چون خانہ باز آید

## رفتارِ مبارک

| | | |
|---|---|---|
| یہان رفتارِ اقدس سے زمین کو وہ مزا ملتا<br>وہ خود چلنے لگی آگے ادب کا یہ تقاضا تھا | ۳۸۸ | ترے زیرِ قدم تھی آسمان پر تھا دماغ اُس کا<br>فلک تھامے ہوے تھا سر پہ تیرے بر کا چھاتا |

حسینانِ جہان اس راہ پر آنکھین بچھاتے تھے

ے ناخن بندان سرننا ۱۲
از حیران و تعجب ۱۲
ے دیوارون ۱۲
ے ناخن بدندان سرزن ۱۲

ہمین انگہیلیون سے بہاؤ چلنے کا بتاتے تھے

۳۸۹
تصدق ہوئی تیری رفتار پر اے رہبرِ کامل
ترے نقشِ قدم پر چل رہے ہین جملہ اہلِ دل
ترے پیرو ہین سارے سالکانِ عازمِ منزل
بہٹک کر چلدیئے جو چال سے تیری ہوئی غافل

شریعت ہاتھ مین تیرے تو قدمون مین طریقت تھی
شریعت مین طریقت اور طریقت مین شریعت تھی

۳۹۰
نگہ رہتی تھی دائم راہ پر یہ تھا شعار ان کا
جھکی رہتی تھی گردن چال مین یہ انکسار ان کا
جمے رہتے تھے مسلک پر قدم یہ اقتدار انکا
مؤدب سامنے چلتے صحابہ یہ وقار انکا

قدم آہستگی کے ساتھ رہ رہ کر اُٹھاتے تھے
سرافرازانِ عالم جن کے آگے سر جھکاتے تھے

## خاتمہ سراپا

۳۹۱
سراپا ہو گیا تیار محبوبِ خدا تیرا
ترے دربارِ عالی مین قصیدہ خوان ولا تیرا
یہی نقشِ شمائل بن گیا سرتا بپا تیرا
ترا مداح اس تاریخ سے بس ہو چکا تیرا

دُعا یہ ہے سراپاؤن پہ ہو اسکو شرف حاصل
ترا مداحِ نامی ہو ترے خدام مین داخل

۳۹۲
ملائک۔ اہلِ جنت اسکو نقشِ حور کہتے ہین
سخنور اس سراپا کو سراپا نور کہتے ہین

| | | |
|---|---|---|
| تجلی سے کلیم اللہ شمعِ طور کہتے ہین | | سراپائے رسول اللہ اسے جمہور کہتے ہین |

کوئی کہتا ہے تصویرِ پری اور کوئی حور اسکو
کہا ہے صاحبِ لولاک نے تصویرِ نور اسکو

## دُعا

| | | |
|---|---|---|
| یہی ہے التجا میری خداوندِ قدر قدرت | ۳۹۳ | صلے مین اس سراپا کے عطا ہو مجکو یہ نعمت |
| رہون جب تک مین دُنیا مین ہے قائم مری صحبت | | اگر ہو جاے اس دُنیائے فانی سے مری رحلت |

رسول اللہ کے خدام مین پاؤن جگہ ایسی
کہ جس کا جائزہ ملجاے اس عالم مین جیتے جی

| | | |
|---|---|---|
| رہے جب تک چمک عارض کی یارب روئے تابان مین | ۳۹۴ | دمک جب تک رہے میرے خدا لولوے دندان مین |
| الٰہی جب تلک اعضا مین قائم جسمِ انسان مین | | خداوندا رہے جب تک تعلق جسم اور جان مین |

سخندانانِ عالم مین سخن فہمی رہے یارب
جہان مین قدر قائم نکتہ سنجی کی رہے یارب

| | | |
|---|---|---|
| مضامینِ سخن مین و اوراجب تک بلاغت ہو | ۳۹۵ | بلاغت مین الٰہی جب تلک حُسنِ کنایت ہو |
| سخن سنجی مین جب تک یا خدا وصفِ فصاحت ہو | | فصاحت مین صنایع جب تلک لطفِ لطافت ہو |

سریر آراے ملکِ نظم عثمانِ سخنور ہو

نظامِ سلطنت نظمِ کواکب کے برابر ہو

۳۹۶ رہین معدن مین جب تک یا آلہی جوہرِ کانی
رہین جوہر مین یا رب جب تلک لعلِ بدخشانی
زمین پر بحر ہو جب تک آلہی بحر مین پانی
صدف مین ہو آلہی جب تلک لولوے عمّانی

سخن سنجانِ نام آور یہ بارانِ گہر برسے
بھرین وہ اپنا دامن دستِ عثمانِ سخنور سے

۳۹۷ رہین جب تک آلہی آسمان پر نیّر و اختر
شبستان پر رہے پرتو فگن جب تک مہِ انور
رہے اوجِ فلک پر حکمران جب تک شہِ خاور
رہے دنیا مین جب تک یا آلہی چرخ کو چکر

رہے قائم دکن کی سلطنت مین دورِ عثمانی
شہِ عثمان سے روز افزون ہی قدرِ سخندانی

۳۹۸ رہے گلشن مین جب تک عاشقِ زلفِ سنبل
رہے سنبل مین جب تک یا خدا پیچ و خمِ کاکل
آلہی جب تلک ہو باغ مین بلبل کو عشقِ گل
چہکتا جب تلک گلزار مین یا رب رہے بلبل

بھرین منہ سے سخن سنجون کے یا رب پھول مدحت مین
شگفتہ دل ہین اس خسروِ آصف کی دولت مین

۳۹۹ رہے یا رب سخن کا قدردان عثمانِ نام آور
سخن سنجی سے اسکی ہو عیان ہر ایک کا جوہر
آلہی اُسکے ہاتھون سے صلے پائین سخن پرور
بھرین مدّاح کا منہ ابرِ دستِ شاہ سے گوہر

قبائیں تنگ ہون ایسے خوشی سے پھول جائیں ہم
سلاطینِ سلف کی قدردانی بھول جائیں ہم

نمک پروردہ دولت ہون تمہارا اس ریاست کا
مرا حُسنِ طلب بھی حُسن ہے تیری سخاوت کا

۱۳۰۰

اسی دولت سے پاتا ہون وظیفہ حسنِ خدمت کا
دُعاگو ہون سراپا مین تمہارے لطف و عنایت کا

طفیلِ سرورِ ابرار۔ تیرے بخت یاور ہون
ترے حامی ابوبکر و عمر۔ عثمان و حیدر ہون

**تمام شد**

# شکرانہ قطعات تاریخ کتاب ہذا

مین اُن شعراے نازک خیال کا شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے کمال مہربانی سے اس کتاب کے متعلق قطعات تاریخی عنایت فرمائے جنکے اسماے گرامی ذیل مین عرض کئے جاتے ہین

| نشان سلسلہ | تخلص | نام |
|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ |
| ۱ | ابر | عالیجناب مولوی محمد واحد علیصاحب انذر سکرٹری فرمانرواے رامپور |
| ۲ | اثر | عالیجناب مولوی سید سجاد علیصاحب وظیفہ یاب دوم تعلقداری سلطنت آصفیہ۔ |
| ۳ | اختر | عالیجناب مولوی لطیف احمد صاحب مینائی معتمد و ناظم امور مذہبی سلطنت آصفیہ۔ |
| ۴ | امیر | عالیجناب مولوی میر حسن علیخانصاحب منصبدار و جاگیردار ملک سرکار عالی۔ |
| ۵ | انجم | عالیجناب نواب سید بہادر حسین خانصاحب نیشاپوری۔ لکھنوی |
| ۶ | انور | عالیجناب مولوی محمود احمد صاحب مینائی خلف الرشید حضرت اختر مینائی۔ |
| ۷ | جلیل | عالیجناب نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل القدر استاذ السلطان۔ |
| ۸ | سما | عزیزی مولوی حبیب اللہ صاحب ابن مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم ناظم عدالت |

| | | |
|---|---|---|
| ۹ | شوکت | عالیجناب مولوی میر کاظم علی صاحب بلگرامی تلمیذ رشید حضرت امیر مینائی مغفور |
| ۱۰ | عاصی | عالیجناب مولوی سید عبد الرزاق صاحب سشن جج جاگیرات عالیجناب نواب فخر الملک بہادر۔ |
| ۱۱ | عشق | عالیجناب مولوی حبیب اللہ صاحب نائطی۔ جاگیردار ضلع تلور صوبہ مدراس |
| ۱۲ | علامی | عالیجناب مولوی فصیح الدین احمد خان صاحب ایچ۔ سی۔ ایس۔ معتمد سرکار عالی صیغہ مالگزاری۔ |
| ۱۳ | فاضل | عالیجناب مولوی سید غلام جبار صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی |
| ۱۴ | قادر | عالیجناب مولوی قادر حسین صاحب داروغہ فراش خانہ خاص مبارک |
| ۱۵ | قاصد | عالیجناب مولوی فاضل ابو طیب محمد یحییٰ صاحب وکیل ہائیکورٹ سرکار عالی |
| ۱۶ | قیصر | عالیجناب مولوی سید ابو الحسن صاحب تعلقدار کورٹ آف وارڈس سرکار عالی |
| ۱۷ | محمود | عالیجناب مولوی سلطان محمود محی الدین صاحب نائطی وکیل ہائیکورٹ سرکار عالی |
| ۱۸ | نیر | عالیجناب مولوی نور الحسن صاحب بی اے۔ ایل ایل۔ بی یادگار حضرت محسن مرحوم |
| ۱۹ | واقف | عالیجناب مولوی حکیم امتیاز حسین صاحب ابو العلائی۔ طبیب سلطانی۔ |
| ۲۰ | وفا | برخوردار مولوی رکن الدین احمد صاحب نائطی ابن مصنف کتاب ہذا |
| ۲۱ | ہاتف | عالیجناب مولوی حاجی حکیم عاشق حسین صاحب ابو العلائی |

**حضرت آبر۔ عالیجناب مولوی محمد واحد علی صاحب انڈر سکریٹری فرمانروائے ریاست رامپور**

واہ رے طبعِ ولا کا حسنِ حیرت آفرین — جسکے آگے ذکرِ حسنِ حور، سر تا سر قصور
وہ سراپائے شہِ بطحا کیا ہے اپنے نظم — ہو رہا ہے جس سے زورِ کلکِ قدرت کا ظہور
چستیِ بندش ہے بنا ہر شعر اک چوٹی کا شعر — دلکشی سے حسنِ مضمون غیرتِ گیسوئے حور
عالمِ انوارِ رحمت صفحۂ کاغذ پہ ہے — وادیِ ایمن مین یا روشن ہوئی ہے شمعِ طور
کھینچنا مشکل تھا نقشہ حسنِ احمد کا مگر — فکرِ پرنورِ ولا نے کھینچدی تصویرِ نور
۱۹۱۹ء

**حضرت اثر۔ عالیجناب مولوی سید سجاد علی صاحب وظیفہ یاب حسنِ خدمت دوم تعلقداری سلطنت آصفیہ**

بارک اللہ طبعِ وقّادِ ولا — کرلیا سرمایۂ دارین خوب
برزخِ علم و عمل پایا تجھے — دین و دنیا کے ملے قوسین خوب
شاعری کا لطف ہے اور نعت مین — کر دکھایا مجمع البحرین خوب
بول بالا ملک و مالک کا رہے — ہے مبارک یہ قرانِ سعدین خوب
مصرعِ تاریخ اثر کرتا ہون نذر — ہے سراپائے شہِ کونین خوب
۱۳۳۸ھ

**حضرت اختر۔ عالیجناب مولوی لطیف احمد صاحب مینائی معتمد و ناظم امور مذہبی سرکار عالی**